سوال

ادھار اور سامان کو قبضہ میں لینے سے پہلے بیع

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ب انسان کے پاس کوئی سامان مثلاً دانے یا چینی یا تیل یا مویشی ہو جس کی نقد قیمت ایک سو ریال ہو اور وہ اسے ایک محدود مدت کے ادھار پر جو کہ عموماً ایک سال ہوتی ہے، ایک سو تیس ریال پر بیچ دے تو کیا یہ جائز ہے جب کہ خریدار بسا اوقات ایک سال یا دو سال گزرنے پر بھی قیمت ادا نہیں کرتا؟

طرح مقروض سٹور یا دوکان سے ایک چیز خریدتا ہے تو کیا وہ اسے گننے اور وصول کرنے کے بعد اسی جگہ بیچ سکتا ہے یا ضروری ہے کہ وہ اسے اپنے قبضے میں لے کر کسی دوسری جگہ منتقل بھی کرے؟ فتویٰ عطا فرما کر ثواب حاصل کریں!

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

ان کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ کھانے کی اشیاء یا کوئی اور سامان مدت معلوم کے ادھار پر بیچے خواہ وہ بیع کے وقت کی قیمت سے زیادہ قیمت پر فروخت کرے اور مقروض کو چاہیے کہ وہ مقررہ مدت پر قرض کو ادا کر دے جیسا کہ حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ کے عموم کا تقاضا ہے:

ن أَمِنَ بَعضُكُم بَعضًا فَليُؤَدِّ الَّذِى اؤتُمِنَ أَمـٰنَتَهُ وَليَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ... ۲۸۳... سورة البقرة

ئی کسی کو امین سمجھے تو امانت دار کو چاہیے کہ صاحب امانت کی امانت ادا کر دے اور اللہ سے جو اس کا پروردگار ہے ڈرے۔"

ر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا ہے:

(من اخذ اموال الناس يريد اداءها ادى الله عنه ' ومن اخذ يريد اتلافها اتلفه الله) (صحيح البخاري' الاستقراض' باب من اخذ اموال الناس... الخ' ح: 2387)

س لوگوں کے اموال لے اور انہیں ادا کرنے کا ارادہ بھی رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ادا کرنے کے اسباب مہیا فرما دیتا ہے اور جو لوگوں کے اموال لے اور انہیں تلف کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ضائع کر دیتا ہے۔"

سٹور یا دوکان سے کوئی سامان خریدے اور مالک گن کر اسے دے دے تو مشتری (خریدار) کے لیے اسے اسی جگہ بیچنا جائز نہیں، بلکہ ضروری ہے کہ اسے اپنے قبضہ میں لے کر کسی دوسری جگہ منتقل کرے، کیونکہ امام احمد رحمة اللہ علیہ نے حضرت حکیم بن حزام کی روایت بیان فرمائی ہے کہ میں نے عرض کیا یار

(اذا اشتريت بيعا فلا تبعه حتى تقبضه) (مسند احمد: 3/402)

تم سودا خریدو تو اسے اس وقت تک نہ بیچو جب تک اپنے قبضہ میں نہ لے لو۔"

ی طرح امام احمد اور ابوداود نے حضرت زید بن ثابت کی اس روایت کو بیان کیا ہے:

(نهى ان تباع السلع حيث تبتاع حتى يحوزها التجار الى رحالهم) (سنن ابي داود' البيوع' باب في بيع الطعام قبل ان يستوفى' ح: 3499)

صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ سودے کو وہاں بیچا جائے جہاں سے اسے خریدا ہو، اور یہ اس وقت تک جائز نہیں جب تک تاجر سامان کو اپنی جگہوں پر منتقل نہ کر لیں۔"

امام احمد اور مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث کو بھی بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اذا ابتعت طعاما فلا تبعه حتى تستوفيه) (صحيح مسلم' باب بطلان بيع المبيع قبل القبض' ح: 1529)

تم غلہ خریدو تو اسے اس وقت تک نہ بیچو جب تک اس کو اپنے قبضہ میں نہ لے لو۔"

سلم کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

(من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يكتاله) (صحيح مسلم' البيوع' باب بطلان بيع المبيع قبل البعض' ح: 1525' 1528)

س غلہ خریدے وہ اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک اسے تول کر اپنے قبضہ میں نہ لے لے۔"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ

فتویٰ کمیٹی